www.emarsiya.com

مرثیہ ذہینؔ

(غیر مطبوعہ)

شبیرؑ کو طلب کیا جب اہلِ شام نے	عزم سفر کیا شہہ عالی مقام نے
بیٹی کا حال غیر جو دیکھا امامؑ نے	ذکرِ سفر نہ کچھ کیا صغراؔ کے سامنے
بس دھیان تھا یہی کہ وہ جی سے گذر نہ جائے
بیمار میرا عزم سفر سن کے مر نہ جائے

زینبؑ کو اک کنارے بلا کر شہِ زمن	کہنے لگے بتاؤ تو میں کیا کروں بہن
درپیش ہے مجھے سفر آفت و محن	شدت سے تپ کی فاطمہ صغراؔ ہے خستہ تن
مانا ہے کربلا کا سفر دور ہے بہن
کیا اس کو لے چلوں کہ وہ رنجور ہے بہن

اور چھوڑ جاؤں گا تو وہ یاں مر ہی جائے گی	عادت یہ اس مریض کو بھینا ہے پڑ رہی
جب غش سے چونکتی ہے تو وہ کہتی ہے یہی	لوگو! میرے پدر کو بلا لیجو کوئی
اور بے خبر چلوں جو مجھے یاں نہ پائے وہ
بابا ہی بابا کہہ کے کہیں مر نہ جائے وہ

ہے ایک تو یہ دوسری قبروں سے چھوٹنا	صدمے پہ صدمہ پیش ہے بھینا کروں میں کیا
زینبؑ نے رو کے عرض کی مختار ہو شہا	لیکن یہ عرض کرتی ہوں میں غم کی مبتلا
گر ہے یہی ارادہ تو بلوانے دو مجھے
ملنے کو قبرِ فاطمہؑ پہ جانے دو مجھے

www.emarsiya.com

فرمایا شبہ نے جلدی ہے کیا اے جگر فگار   ہم تم چلیں گے ساتھ ہی ملنے کو ایک بار
زینب نے عرض کی نہیں اے شاہ باوقار   جانے دیں پہلے آپ مجھے میں ہوں بے قرار
نکلے گا کچھ نہ آگے تمہاری زبان سے
تنہا ہی مجھ کو کہنا ہے کچھ اماں جان سے

یہ کہہ کے شبہؑ سے وہ گئی قبر بتولؑ پر   پہلے تو قبر فاطمہؑ پر آکے کھولا سر
پھر قبر سے لپٹ کے یہ بولی وہ نوحہ گر   بیٹا سفر کو جاتا ہے تم کو نہیں خبر
وسواس ہے نہ شاہ میری آس توڑ جائیں
صغرا کی طرح مجھ کو بھی گھر میں نہ چھوڑ جائیں

تنہا ہوں آئی اس کی خبر کرنے آپ کو   اے اماں جان اٹھو سفارش میری کرو
مجھ کو بھی ساتھ لے چلیں بیٹے سے کہہ تو دو   کس طرح چھوڑوں بھائی کو اماں بتاؤ تو
دیکھو مآل کار سفر کس طرح سے ہو
صغرا کی زیست دیکھوں بسر کس طرح سے ہو

اس درجہ پیٹی کہہ کے وہ محزون و نوحہ گر   جو غش سا اس کو آگیا قبر بتولؑ پر
تیار شبہؑ نے یاں کیا زادِ رہ سفر   زینبؑ ستم زدی کی کسی کو نہ تھی خبر
فضہ سے بولے شبہؑ جو ہوغش میں اٹھا کے لا
زینبؑ کو قبرِ فاطمہ سے جلد جاکے لا

سن کر چلی امام سے جلدی وہ دل حزیں   پہنچی جو قبر فاطمہؑ کے آن کر قریں
بولی بلا کے شانے کو ہے دھیان یا نہیں   غش سے اٹھو خوزادی کہ جاتے ہیں شاہ دیں
ہیں شبہؑ بلاتے کوچ کا سامان ہوچکا
سمجھو کہ گھر بتولؑ کا ویران ہوچکا

یہ سن کر آئی ہوش میں زینبؑ جگر جلی   فضہ کا ہاتھ تھام کے آئی وہ پیٹتی
بس آکے صحن خانہ میں آتا نظر یہی   صغرا ہے تھامے دامن شبیر رو رہی
کہتی ہے یا امامؑ کہاں آپ جاتے ہیں
سمجھاتے ہیں امامؑ گلے سے لگاتے ہیں

صغرا کو تھامے کہتی ہے بانو جگر فگار   غش آنہ جائے بیٹی نہ اتنی ہو بے قرار

www.emarsiya.com

کہتی ہے مانتا ہے نہ مانوں گی زینہار
لوگو! یہ دیکھتے ہو چڑھا ہے مجھے بخار
جب تپ ستائے گی تو میں کس کو بلاؤں گی
جاؤں گی گر نہ ساتھ تو میں مر ہی جاؤں گی

کلثوم کہہ رہی ہے کہ دامن کو چھوڑ دو
کہتی ہے وہ پھوپھی نہ ستاؤ مجھے ہٹو
چھوڑوں گی میں نہ چھوڑوں گی کتنا ہی تم کہو
میں چھوڑتی ہوں ہاتھ بھی دامن کو چھوڑ تو
کاہے کو پھر ملوں گی جو اس آن چھٹ گئی
دامن سے چھٹ گئی تو میری جان چھٹ گئی

کہتی ہے رو کے زوجۂ شبیرؑ کہ میری جان
دامن تو چھوڑ دو یہ چلی جائے گی کہاں
دیکھ ان کی سمت ہوگئیں آنکھیں جو خونفشاں
زینبؑ کی سمت دیکھ کے بولی کہ آؤ یہاں
سب کہتے ہیں کہ چھوڑ دو شہ دیں پناہ کو
سمجھاتی ہیں مجھے نہیں سمجھاتی شاہ کو

اچھا پھوپھی جو مجھ سے کہا شہ سے بھی کہا
سب اپنی کہتے ہیں میری سنتی نہیں ذرا
کہتی ہو تم بھی چھوڑ دوں دامن میں شہ کا
یہ بات مجھ مریض سے کہنا نہیں روا
کہتا نہیں کوئی کہ شہا دل نہ توڑنا
کوئی مجھ سے کہتا یہ نہیں دامن نہ چھوڑنا

اچھا پھوپھی تمہیں یہ بتاؤ مجھے ذرا
بیمار اک جہاں میں ہوں میں ہی انوکھی کیا
بیمار اور کوئی جہاں میں نہیں ہوا
بیمار بیٹی کی کہو کس باپ نے جدا
آزار سے چھٹی نہیں زنہار بیٹیاں
کس کس پدر نے چھوڑ دیں بیمار بیٹیاں

اس میں یہ ہوگی مصلحت دلبرِ رسولؐ
صحت اگر نہ ہوگی تو ہوئے گی یہ ملول
یعنی سفر میں اس کو نہ ہوگی شفا حصول
گر ہے یہی دوا تو مجھے ہے مرض قبول
ایذا سفر کی فکر دوا کی بھلایئے
میری دوا یہی مجھے لیتے جایئے

زینب نے اس سے رو کے کہا اے سرورِ جاں
چھوڑو پدر کو اور نہ آنسو کرو رواں

www.emarsiya.com

تھوڑے دنوں تو رنج جدائی ہے تجھ کو ہاں   بھولیں گے ایک آن نہ تجھ کو شہہ زماں
اچھی بھی ہو گی خط بھی یہاں آئیں جائیں گے
ضامن میں ہو کے جاتی ہوں تجھ کو بلائیں گے

صغرا نے شکل دیکھ کے زینبؑ کی رو دیا   بولی پھوپھی سے تم نے بھی آخر یہی کہا
تم کیا کرو پھوپھی کہ ہے کہنا برا بدا   یہ کہہ کے چھوڑنے لگی دامن حسینؑ کا
دامن تو چھوڑتی ہوں پہ مجبور ہو کے میں
یہ جان لو جیوں گی نہ مجبور ہو کے میں

دامن کو شہہ کے چھوڑ دیا آہ کھینچ کر   بانو سے بولی چھوڑ دو اماں مری کمر
بسمل سی لوٹنے لگی صغرا زمین پر   ہونے لگے سوار شہنشاہ بحر و بر
گھوڑے کو در پہ دیکھ کے بس چھاتی پھٹ گئی
شہہ کی نظر بچا کے سموں سے لپٹ گئی

جب ہو چکے سوار تمام آل مصطفیٰ   صغرا نے سُم کو چوم کے گھوڑے سے یہ کہا
بابا کے راہوار نہ یاں سے سرک ذرا   حضرت نے ایڑ گھوڑے کو کی پر نہ وہ چلا
ہر چند شاہ کہتے تھے لیکن نہ چلتا تھا
صغرا کے سر پہ تھوتھنی رو رو کے ملتا تھا

عباس کی جو جانب سرور پڑی نظر   آواز دی نہ ایڑ کرو شاہ بحر و بر
جو سمجھے چلتا کیوں نہیں یہ اسپ خوش سیر   لپٹی ہوئی سُموں سے ہے صغرا برہنہ سر
صغرا کا حکم رد کرے یہ آہ کس طرح
وہ کہتی ہے نہ چل یہ چلے شاہ کس طرح

حضرت اُتر کے گھوڑے سے واں دیکھتے ہیں کیا   لپٹی ہوئی سموں سے ہے وہ غم کی مبتلا
آغوش میں مریض کو شہہ نے اٹھا لیا   بولے کہ میری جان کڑھاؤ نہ دل مرا
صغرا نے عرض کی مرا جی مانتا نہیں
حالت کسی کے دل کی کوئی جانتا نہیں

تم ہوتے تھے سوار تھی حالت مری بری   کچھ اور بن نہ آئی تو اے نائب علیؑ

www.emarsiya.com

میں حال جان زار جو کہہ کہہ کے تھک چکی   بیتاب ہو کے اس کی سموں سے لپٹ گئی
شبہ نے کہا کہ فاطمہ پھر کیا بتاؤں میں
کوئی گھڑی اب اور کہو تو نہ جاؤں میں

جانے دو لوگ کرتے نہ واں انتظار ہوں   نہ اشکبار تم ہو نہ ہم اشکبار ہوں
بولی یہ کیجئے آپ نہ اب بے قرار ہوں   لے کر مجھے بھی اہل حرم تک سوار ہوں
خواہر کو بھی میں دیکھ لوں اصغر کو دیکھ لوں
پھوپھیوں کو چل کے دیکھ لوں مادر کو دیکھ لوں

گودی میں فاطمہ کو لئے شاہ بحر و بر   واں تک لے آئی بیبیاں جس جا تھیں نوحہ گر
گودی سے بس اتر پڑی صغرا زمین پر   چلائے محملوں سے رہیں غیر اب ادھر
سب سے کہا کہ پردہ محافے کا ٹال دو
بیتاب ہوں محافے سے سب منہ نکال دو

للہ صاحبو مجھے رخصت تو کرتے جاؤ   جاتے تو ہو اب آخری دیدار تو دکھاؤ
رخصت تو کرلوں تم کو نہ اتنا مجھے کڑھاؤ   دل بیقرار ہوتا ہے اصغر کو جلد لاؤ
اے صاحبو! بتاؤ تو صغرا بھی کوئی ہے
اصغر تمہارا پیارا ہے میرا بھی کوئی ہے

صغرا کے اس سخن سے جگر منہ کو آگیا   گھبرا کے ایک ایک نے پردہ اٹھا دیا
حسرت سے ایک ایک کو دیکھا کی فاطمہ   بولی خدا کو سونپا پہ شکوہ میرا رہا
تم سب چلے میں موردِ آفات رہ گئی
میں ساتھ سے تو رہ گئی پر بات رہ گئی

آئے گی یاد سب مجھے پیچھے جدا جدا   اماں نے یہ کہا پھوپھی اماں نے یہ کہا
بہنوں نے بات پوچھی نہ بھائی کڑھا رہا   عموں کو ایک سکینہ ہی کے ساتھ انس تھا
کہہ دو پھوپھی نہیں ہے کہ میری چچی نہیں
لیکن سوا خدا کے میرا اب کوئی نہیں

کہنے لگی وہ مادر محزوں سے پیٹ کے   اک عرض ہے میری جو قبول آپ کیجئے
ڈرتی ہوں میں اسی سے کہ تم دو نہ دو مجھے   اصغر کو آپ دیویں تو مانگوں میں آپ سے

www.emarsiya.com

پھر پاؤں یا نہ پاؤں گلے تو لگاؤں میں
کیا جانیئے جیوں نہ جیوں مر ہی جاؤں میں
بانو نے سُن کے دے دیا اصغر کو دلربا — لے کر بلائیں اس کو گلے سے لگالیا
بولی کہ بھائی جان ہمارا نہ کوئی تھا — یاں سب نے ہم کو چھوڑ کے تم سے چھڑا دیا
اماں ہی تم ہو کنبہ ہے خالق کی شان سے
جھولا ہے ہم ہیں اور یہ اجڑا مکان ہے
جاگو جیو جہاں میں مرے اے سرور جاں — بابا کے سائے میں تمہیں خالق کرے جواں
سہرا بھی باندھو لاؤ دلہن ایک ہم کہاں — ارماں رہا بڑھیں نہ میرے آگے ہنسلیاں
ارماں یہی ہے رہ گئی افسوس بھائی میں
انگلی پکڑ کے تم کو پھرانے نہ پائی میں
کاہے کو یاد فاطمہ کی تم کو آئے گی — کبریٰ ہماری جا پہ تمہیں اب کھلائے گی
بالی سکینہ تم کو گلے سے لگائے گی — گہوارے میں تھپک کے رقیہ سلائے گی
آغوش خالی دیکھ کے آنسو بہائیں گے
ہم خالی تیرے جھولے کی ڈوری ہلائیں گے
ہے تو کہ اچھی ہونے پہ وعدہ بلانے کا — پر اب تو بھائی جان مجھے ہوچکی شفا
بابا بلائیں گے نہ میں جاؤں گی گو کہا — ہاں کہنے کو پھوپھی نے مرا جی تو رکھ لیا
ہے چھوڑ نا دلیل برے مارے جانے کی
امید ہے شفا کی نہ مجھ کو بلانے کی
پر بھائی جان خیر سے آؤ گے جو پھر کر — جتیا مجھے نہ پاؤ گے جاؤں گی میں تو مر
شبہہ کا سفر ادھر ہے مرا ہے ادھر سفر — یہ یاد رکھیو گر میں گئی جان سے گزر
للہ یہ نہ بات میری بھول جائیو
تربت پہ میری گھٹنیوں تم چل کے آئیو
یہ کہہ کے غش سا آگیا اصغر کو ایک بار — لے آئی تانی اس کو حرم ہوگئے سوار
آگے : بین کر یہ دعا میرے کردگار — بہر جناب فاطمہ صغرا جگر فگار

www.emarsiya.com

ایذا سے اب سفر کی میری بھی رہائی کر
مشکل کشا کو بھیج کے مشکل کشائی کر

کرتا دعا ذہینؔ ہے یہ حق سے بار بار
ہے جو نواب ملکہ زمانیہ رستگار
اس کو جہاں میں رکھیو تو باعزو افتخار
پامال اس کے دشمنوں کو کرائے کردگار
اس کو نہ خوف گردش افلاک کا رہے
سایۂ ہمیشہ پنجتن پاک کا رہے

☆☆☆